

## دارالامور میں خودی کی پچھان کے سہ روزہ ورکشاپ کاروداد:

سلا ملک وائس مسلمانان ہند کا ایک اسلامی جریدہ سے کہیں بڑھکر ایک اصلاحی تحریک ہے جو شہر بنگلور سے ماہنامہ کی صورت میں نکلتا ہے اس جریدہ کا اہم مقصد مسلم سماج کی انگریزی دانس طبقہ کو اسلامی تہذیب و تمدن اور اس کے خدو خال سے روشناس کرانا ہے خود اس جریدہ کے مدیر اعلیٰ جناب سعادت اللہ خان صاحب کا کہنا یہ ہے کہ ہندوستان میں اردو زبان سے مسلمان کی دوری کا صاف مطلب دینی تعلیمات سے دوری تصور کیا جاتا ہے اور آج مسلم سماج کا ایک اچھا خاصہ و بااثر طبقہ تو ضرور انگریزی زبان و ادب اور اس کے اندر موجود علوم و فنون میں اچھی خاصی مہارت رکھتا ہے لیکن اردو زبان سے تالبدی کے نتیجہ میں اسلام کی تعلیمات ربانی سے اس قدر دور ہیں کہ ان کے بارے میں اب سخت اندیشہ ہونے لگا ہے کہ یہ کہیں دیگر قوموں کی طرح سے دنیا کی رنگ رنگیلیاں میں پھنس کر اپنی مذہبی شناخت کھو نہ بیٹھیا اور اپنی اخروی زندگی کو ہدایت کے راہ پر ہونے کے باوجود تباہ و برباد نہ کر ڈالیں۔

چنانچہ اسی فکر و خیال اور نقطہ نظر کو ذہن میں رکھ کر میں نے اسلامی اقدار کا حامل ایک ماہنامہ جریدہ اسلامک وائس کے نام سے آج سے تقریباً 118 سال قبل انگریزی زبان میں نکالا۔ جو ماشاء اللہ پابندی کے ساتھ اب تک شائع ہو رہا ہے اس جریدہ کی بدولت مسلم سماج کے انگش داں طبقہ میں دین اسلام کی صاف ستھری روح آئی اور اسلامی تعلیمات کی قدر و قیمت معلوم ہوئی نیز اسلامی شعور کی بادی بہاری اپنی پوری چمک کے ساتھ روشن ہوئی اور دینی حلاوت بھی پیدا ہوئی، اور اس کے علاوہ غیر مسلم حضرات کے ذہن میں پہلے سے موجود اسلام اور مسلمان کے متعلق جو غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات تھے وہ دور ہوئے اور اسلام و مسلمان کے بارے میں ان کے سوچ و دوچار میں تبدیلی آئی شروع ہوئی اور مسلم قوم کو اچھی نگاہ سے دیکھنے لگے اور اسی کے ساتھ ساتھ ان کے اندر اسلام کا تعارف بھی ہوا اگرچہ میں پیشہ کے اعتبار سے ایک کامیاب میکینکل انجنئر ہوں اور اس میدان کے اندر سعودی عربیہ میں کام بھی کر چکا ہوں، وہاں ہی قیام کے دوران میرے اندر یہ سوچ آئی کہ ہمارے مدارس عربیہ کے فارغین حضرات اپنی بساط اور طاقت کے مطابق دین اسلام کی اہم خدمت انجام دیتے ہیں اور خیر امت کے افراد ہونے کے ناطے میرے کندھے کے اوپر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہیں کہ میں بھی دین اسلام کا کچھ کام کروں تاکہ حشر کے میدان میں میرا نام بھی اللہ کے پسند کردہ دین اسلام کے خدمت گزاروں کی لسٹ میں ہوں۔

اس پاکیزہ خیال کے تحت میں نے اسلام کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں اسلامی تعلیمات کی سوجھ بوجھن آنے لگی اور اسلامی آداب کی چمک دمک میرے اندر پیدا ہوئی۔ اور مسلم سماج کے مختلف مسائل سے آشنا ہوا اور ان کے مسائل کا حل دریافت کرنے کا بھوت مجھ پر سوار ہوتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسی دوران دینی اور اسلامی موضوعات پر اچھے اور

بااخلاق وصلاحیت مند علما انکرام سے تبادلہ خیال کا بھرپور موقع فراہم کیا اور مسلم اسکالرس سے امت مسلمہ کی اقتصادی بد حالی و پسماندگی اور ناخواندگی نیز سیاسی حالت جیسے امور پر کھل کر بات چیت کرنے کا موقع بھی ملے اور میرے اس انگریزی جریدہ کو ملک کے قائدین ملت نے سراہا اور اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا اور اس جریدہ کے تعلق سے اچھے کلمات اپنی زبان سے کہے جس کو سنکر ہمت و حوصلہ میں بلند حوصلگی پیدا ہوئی اور دل و دماغ سے احساس کمتری کا مرض بالکل جاتا رہا اور دل کو شادمانی و مسرت اور استقرار نصیب ہوا۔

ادھر چند سالوں سے میں نے Discovery yourself کے عنوان کے تحت ہندوستان کے مختلف شہر مثلاً ممبئی، کولکتہ، چنئی، کالی کٹ، اور بنگور وغیرہ میں سر روزہ ورکشاپ منعقد کرنے لگا اس ورکشاپ میں مسلم حضرات بھی شامل ہوتے ہیں اور غیر مسلم حضرات بھی، مرد بھی آتے ہیں اور عورت بھی، جوان بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی، لڑکے بھی ہوتے ہیں اور لڑکیاں بھی، شادی شدہ جوڑے بھی حصے لیتے ہیں اور غیر شادی شدہ بھی، حکومت کے افراد بھی شرکت کرتے ہیں اور غیر حکومتی افراد بھی، صحافتی حضرات بھی تشریف لاتے ہیں اور غیر صحافتی بھی، اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی آتے ہیں اور کم تعلیم یافتہ لوگ بھی، مختلف مذاہب کے ماننے والے عقیدتمند بھی آتے رہتے ہیں اور غیر عقیدتمند بھی۔ مختصر الفاظ میں اس میں ہر کوالٹی کے افراد شرکت کرتے رہتے ہیں اور اپنی ذہنی سکون، فکری بالیدگی اور روحانی غذاء حاصل کر کے ازسر اپنی زندگی کا آغاز کرتے ہیں۔

چنانچہ گذشتہ ماہ کی 10/11/12 تاریخ کو دارالامور کے جنرل سکرٹری جناب عبدالرحمان قمر الدین ڈاحب کی دعوت پر آنجناب والا نے اپنا سر روزہ ورکشاپ منعقد کیا تھا جس میں دارالامور میں پڑھنے والے 25 طلباء کے علاوہ دیگر آٹھ افراد بھی خصوصی دعوت پر شامل ہوئے تھے۔ جس میں آپ نے سماعت، اطاعت اور جہاد وغیرہ کو موضوع بحث بنا کر مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے قرآن و حدیث کی روشنی میں ان طلباء کی اچھے ڈھنگ سے شخصیت سازی کی اور قرآن و حدیث کا سہارا لیکر یہ خیال ان کے ذہن و دماغ میں اتارنے کی انتھک کوشش کی کہ صحیح غلط، اچھا برا اور ممکن و ناممکن کا فیصلہ انسان کی ذہنی تیج کا نتیجہ ہوا کرتی ہے کیونکہ انسان کا دماغ ایک معصوم بچہ کے ماند بالکل صاف و شفاف ہوتا ہے اس میں آپ جو کچھ چاہے محفوظ کر سکتے ہیں میں ورکشاپ کے اندر یہ کام کرتا ہوں کہ انسان کے دل و دماغ میں جو غلط خیالات، گندے افکار اور شکوک و شبہات بیٹھ گئے ہیں میں ورکشاپ کے اندر ان کو کھرچ کر باہر کر دیتا ہوں تاکہ وہ اپنی سابقہ حالت پر آجائے۔

معلوم اس ورکشاپ کی بدولت کتنے نئے شادی شدہ جوڑے کی زندگی تباہ و برباد ہوتے ہوتے بچ گئی اور بہت سارے نوجوان اس میں شرکت کرنے کے بعد اپنی زندگی کے اصل مدعا کو پانے میں کامیاب ہوئے ہیں اور کچھ ایسے بھی نوجوان تھے جنکی اپنے والدین سے خوشگوار تعلقات نہیں تھے اس نے اس ورکشاپ میں حصہ لینے کے بعد اپنے ماں باپ کے ساتھ بہترین حسن سلوک کا سبق حاصل کر لیا، اور ماں باپ میں چلی آرہی برسوں کی آپ سی چپقلش کو اپنے ذہن و دماغ سے

کھرتے کر باہر پھینک ڈالا اور اپنی خاندانی زندگی کے حصہ کو امن و امان کے خوشگوار ماحول میں لے آئے۔

دارالامور کے طلباء نے اس ورکشاپ کے بارے میں اپنا تصور یہ ظاہر کرتے ہوئے مولانا مصطفیٰ قادری نے کہا کہ آپ کے ورکشاپ میں شرکت کے بعد میں اس نتیجہ پر آیا ہوں کہ میں بھی دینیات اور اسلامیات کا پروگرام اس منہج پر کر سکتا ہوں اور اسلام کی آفاقی تعلیمات کو جن پر انسان کی اخروی کامیابی کا دارومدار ہے بہت متاثر اور پرکشش انداز میں اپنوں اور غیروں کے سامنے پیش کرنے کا سبق حاصل کیا ہوں جس کیلئے میں جناب والا کا بیحد شکر گزار ہوں، اور مولانا اسحاق عالم نیپالی نے اپنے تاثراتی بیان میں کہا کہ دراصل یہ ہمارا ماضی کا گم شدہ سرمایہ تھا جس کی یاد دہانی آپ کے اس ورکشاپ کے ذریعہ

سے ہوئی ہے اور اسی کے ساتھ ہم کو ایک نئے طرز فکر اور طرز بیان کا بھی ملایا ہے جس کیلئے میں آپ کی دل کی عمیق گہرائیوں شکر یہ ادا کرتا ہوں اور میں اس بات کا وعدہ بھی کرتا ہوں کہ آپ کے اس مشن کا تعارف اپنے ملک نیپال میں کرواؤنگا، کیونکہ میں نے اس ورکشاپ کے اندر آج کی بچپن اور پریشان حال دنیا کیلئے ایک بہترین علاج ماننا ہوں، اور مولانا زکریا حسین بجنوری نے کہا کہ آپ کے ورکشاپ کی بدولت مرے اندر موجود امراض مثلاً دوست احباب سے بات بات پر جھگڑا کر بیٹھنا اور حد سے

زائد غصہ کرنا اور اپنے بڑوں کے ساتھ زبان درازی کرنا اور اخلاق و آداب کے اصول کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں کی تذلیل و توہین کرنا اور اپنے آپ کو دوسروں سے اونچا سمجھنا، اور اپنی بات غیر سے منوانے کیلئے ان کو مجبور کرنا وغیرہ اور ایک بات آپ سے جرات کے کہوں گا کہ آپ کے سمجھانے کا طریقہ مجھ کو بہت بھایا اور وقفہ وقفہ سے لکچر کے دوران ایسے مضحکہ

خیز انداز اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے کلاس روم کے اندر آپ کے لکچر کو سننے میں کوئی یوریت نہیں لگیا اور اجنبیت کا احساس بھی نہیں ہوا اور ایسا لگا کہ ہم سب ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں جو آپس میں بیٹھ کر اپنے نجی مسائل بیان کرنے میں کوئی قباحت نہیں لگی اور مولانا شاکر ندوی نے ورکشاپ کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا کہ اس ورکشاپ میں جو کچھ سنا ہوں

اس کو اپنی عملی زندگی میں لانے کی فکر کرونگا اور اپنی زندگی کو بہت خوشگوار بناؤنگا اور دوسروں کیلئے بہت زیادہ مفید بنانے کی بھرپور کوشش کرونگا اور اس ورکشاپ سے قبل مری فطری حالت یہ تھی کہ اپنے دوست احباب سے انکی ذرا سی کڑوی بات پر جلد غصہ ہو جاتا تھا اور ساکوں تک ان سے بات نہ کرنے کی قسم کھا لیتا تھا لیکن اب آئندہ سے ایسا نہ کرنے کی اللہ سے توجہ

کرتا ہوں اور ان احباب اپنے تعلقات کو پھر سے استوار کرنے کی بھرپور کوشش کرونگا اور مولانا حاذق ندوی نے کہا کہ آپ کے ورکشاپ کا انداز بیان بہت ہی زیادہ اچھا لگا اور اس ورکشاپ سے مری خودی میں اضافہ ہوا ہے اور میری طبیعت جو کسی چیز کے حصول میں بہت جلد باز واقع ہوئی ہے اسے کسی قدر مستقر ار ملا ہے ورنہ آجکل نوجوان طبقہ کو دوطرح کے مسائل بہت ستاتے

ہیں اول مستقبل کا اندیشہ کہ راہ میں آنے والے خطرات کا مقابلہ کس طرح سے کریں دوم روزگار کا اندیشہ اور اس سے قبل میری فطرت کا حال یہ تھا کہ گھر والوں سے بغاوت کر کے گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لوں انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دل میں ایسے منفی خیالات کو اترنے کی جگہ نہیں دوں گا اور مولانا مقبول احمد کرناٹکی نے کہا کہ اس ورکشاپ کے توسط سے میرے اندر کی

خامیاں مجھ کو آئینہ کے مانند نظر آنے لگی اور پہلے میری حالت یہ تھی کہ ہم اپنی نظر دوسروں کی غلطی پر رکھتے تھے اب انشاء اللہ اپنی خامیوں پر خیال مرکوز کرونگا اور دوسرے کی عیب جوئی نکالنے سے باز آنے کی توجہ کرتا ہوں اخیر میں مولانا عبدالرب

ندوی نے سبھوں کی طرف سے شکر یہ کلمات کہے۔ **فیاز احمد ندوی**